السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جوزیورات بازار سے لیے جاتے ہیں، ان میں سے زکوۃ، بل پر لکھے ہوئے وزن پر ہوگی یا سونے کے اضافی وزن پر زکوۃ دی جائے گی، اس کے متعلق وضاحت کریں، کتاب وسنت کے مطابق فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بنیادی طور پر زکوۃ سونے پر ہے بشرطیکہ نصاب کو پہنچ جائے۔ سونے کا نصاب ۲۰ دینار جوکہ ساڑھے سات تولہ کے برابر ہوتے ہیں، رائج الوقت اعشاری نظام کے اعتبار سے ۸۵ گرام وزن بنتا ہے، اگر سونا اتنی یا اس سے زیادہ مقدار میں ہے تو اس سے چالیسواں حصہ زکوۃ ادا کی جاتی ہے۔ دور حاضر میں جوزیورات زرگر حضرات تیار کرتے ہیں ان میں درج ذیل چار چیزیں ایسی شامل ہوتی ہیں جو سونا نہیں ہوتیں اگرچہ ان کی قیمت سونے کے برابر ہی وصول کی جاتی ہے۔

1 سونا نرم اور کمزور ہوتا ہے، اسے سخت اور مضبوط کرنے کے لیے اس میں تانبہ یا چاندی کی ملاوٹ کی جاتی ہے تاکہ زیورات میں مضبوطی آجائے یہ ملاوٹ ایک تولہ سونے میں نصف ماشہ سے لے کر دوماشہ تک کہلاتی ہے، یہ ملاوٹ ہونے کے حساب سے ہی فروخت کی جاتی ہے۔

2 زیورات کو جوڑلگانے کے لیے جوٹانکا تیار کیا جاتا ہے وہ جست یا چاندی کا ہوتا ہے، سونے کا ٹانکا کمزور ہوتا ہے۔ اس لیے کسی دوسری دھات سے انہیں جوڑلگایا جاتا ہے۔ اکثر زرگر حضرات کا کہنا ہے کہ جوڑلگاتے وقت وہ دھات اڑجاتی ہے لیکن یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے بہرحال اس ٹانکے کو بھی سونے کے بھاؤ فروخت کیا جاتا ہے۔

3 زیورات میں کچھ موتی ایسے ہوتے ہیں جنہیں وزن کرتے وقت علیحدہ کردیا جاتا ہے۔ لیکن کچھ باریک موتی ایسے ہوتی ہیں جنہیں الگ کرنے سے زیور کی خوبصورتی ختم ہوجاتی ہے اس لیے انہیں سونے کے ساتھ ہی وزن کیا جاتا ہے اور وہ سونے کے بھاؤ ہی فروخت ہوتے ہیں۔

4 زیورات میں چمک پیدا کرنے کے لیے اسے کئی مراحل سے گزارا جاتا ہے۔ ہر مرحلہ میں اسے رگڑنے، تراشنے اور چھیلنے سے وزن میں کمی آجاتی ہے اسے زرگر حضرات کی اصطلاح میں ''پالش'' کا نام دیا جاتا ہے۔ زیورات کے اصل وزن میں پالش کا وزن الگ جمع کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ کوئی وزن نہیں ہوتا بلکہ یہ وہ کمی ہوتی ہے جو مختلف مراحل گزرنے کے بعد عمل میں آتی ہے، اس اضافی وزن کو بھی سونے کے بھاؤ دیا جاتا ہے، جب زیور واپس کرنا ہوتا ہے تو ایک رتی یا دورتی فی ماشہ کٹوتی یہی ہوتی ہے جو صارف کے کھاتے میں ہوتی ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بل پر لکھا ہوا تمام وزن سونے کا نہیں ہوتا بلکہ اس میں کچھ مزید چیزیں بھی شامل ہوجاتی ہیں جن کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے اس لیے کسی ماہر اور تجربہ کار زرگر سے صافی سونے کا حساب لگا کر اس سے زکوۃ ادا کی جائے اور زکوۃ کا نصاب ۸۵ گرام ہے۔ جس سے چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فیصد زکوۃ ادا کی جائے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:187

محدث فتویٰ